سوال

(239) میت کی طرف سے عمرہ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا میت کی طرف سے عمرہ کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ کتاب وسنت کی روشنی میں اس مسئلہ کی وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میت کی طرف سے ایصال ثواب کی وہی صورتیں مشروع ہیں، جن کا ثبوت احادیث سے ملتا ہے، ہر عمل صالح کے ذریعے سے ایصالِ ثواب صحیح نہیں ہے، عمرہ بھی ایک ایسا عمل ہے جس کے ایصال ثواب کا ثبوت کسی صحیح حدیث سے نہیں ملتا، میت کی طرف سے صدقہ کرنا، حج کرنا اور دعا کرنا ایسے اعمال کیے جاسکتے ہیں اور ان کا فائدہ حدیث کی رو سے میت کو پہنچتا ہے، میت کی طرف سے حج تو کیا جاسکتا ہے جیسا کہ ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں اپنی ماں کی طرف سے حج کر سکتی ہوں جبکہ اس نے حج کرنے کی نذر مانی تھی اور وہ حج کیے بغیر ہی فوت ہوگئی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں! تو اس کی طرف سے حج کر سکتی ہے۔'' [1]

امام بخاری رحمة اللہ علیہ نے اس حدیث پر بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے: ''میت کی طرف سے نذر حج کی ادائیگی۔'' [2]

لیکن کسی کی طرف سے حج کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ انسان نے پہلے اپنا فریضہ حج ادا کر لیا ہو جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے کہا تھا: ''پہلے اپنی طرف سے حج کرو پھر شبرمہ کی طرف سے ادا کرنا۔'' [3]

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ میت کی طرف سے حج تو کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ حج کرنے والا پہلے اپنا فریضہ حج ادا کر چکا ہو لیکن میت کی طرف سے عمرہ کا ثبوت ہمیں قرآن و حدیث سے نہیں ملا، اگرچہ کچھ اہل علم حج پر قیاس کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میت کی طرف سے عمرہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] بخاری، الحج: ۱۸۲۲۔

[2] صحیح بخاری، الحج، باب نمبر: ۲۲۔

[3]ابوداود، المناسک: ۱۸۱۱۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:220

محدث فتویٰ